

11 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

823

7 اپریل 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

مدن لال ارورا

بنام

ایکسٹریٹڈ ٹیکسزیشن آفسیر، امرتسر

(پی بی گجیندر گڈ کر، اے کے سرکار، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور این راجا گوپالا
آئیٹنگر، جسٹسز)

سیلز ٹیکس۔ ریٹرن فرنڈ ٹیکس دہندہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ریٹرن کی حمایت میں ثبوت پیش
کرے۔ اس طرح کی مانگ کے لیے مدت کی حد کب سے چلانی ہے۔ پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ،
1948، (پنجاب 46 آف 1948)، دفعہ 11، قاعدہ 20۔

پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1948 کے تحت، ایک ڈیلر کو قواعد کے مطابق ہر سہ ماہی میں اپنا
ریٹرن پیش کرنا پڑتا تھا اور اگر طلب کیا جاتا ہے تو اسے ریٹرن کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کی بھی
ضرورت ہوتی تھی، اور اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو تشخیص کرنے والا اتھارٹی اپنے فیصلے کی بہترین
تشخیص کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے، لیکن اس اختیار کا استعمال "مدت ختم ہونے کے بعد تین سال
کے اندر" کیا جاسکتا ہے۔

مانا گیا کہ تین سال جن کے اندر اتھارٹی بہترین فیصلے کی تشخیص کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتی ہے،
اس طرح کی سہ ماہی کے اختتام سے شمار کیا جانا تھا جس کے سلسلے میں ریٹرن دائر کیا گیا تھا۔

اصل دائرہ اختیار: 1959 کی تحریری درخواست نمبر 120۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کیلئے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت تحریری درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے بھاگیمہ داس اور بی بی مہیشوری۔

این ایس بندر اور ڈی گپتا، مدعا علیہ کی طرف سے۔

7 اپریل 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس سرکار۔ درخواست گزار پنجاب جنرل سلیز ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ایک ڈیلر ہے۔ انہوں نے 31 مارچ 1955 کو ختم ہونے والے مالی سال کی چار سہ ماہیوں کے لیے اور اسی طرح 31 مارچ 1956 کو ختم ہونے والے مالی سال کی چار سہ ماہیوں کے لیے اپنے سیل ٹرن اور کارمیٹن فائل کیا۔ ہر سال کے سلسلے میں سلیز ٹیکس اسسنگ آفیسر نے 7 مارچ 1958، 14 اپریل 1958 اور 18 اگست 1959 کو ان پر لگاتار تین نوٹس جاری کیے، جس میں انہیں اپنے ریٹرن کی حمایت میں دستاویزات اور دیگر شواہد کے ساتھ حاضر ہونے کی ضرورت تھی۔ مذکورہ بالا نوٹسوں میں سے آخری میں یہ کہا گیا تھا کہ مذکورہ دستاویزات اور دیگر شواہد پیش کرنے میں ناکامی پر، کیس کا فیصلہ "بہترین فیصلے کی تشخیص کی بنیاد پر" کیا جائے گا۔ درخواست گزار نے کسی بھی نوٹس کی تعمیل نہیں کی، لیکن آخری نوٹس موصول ہونے کے بعد اس نے یہ درخواست آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت پیش کی جس میں حکام کے بہترین فیصلے کا جائزہ لینے کے حق کو چیلنج کیا گیا۔

درخواست گزار کی طرف سے اٹھایا گیا سوال پنجاب جنرل سلیز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 11 پر مبنی ہے، جس کی متعلقہ دفعات ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

دفعہ 11۔ (1) اگر تشخیص کرنے والی اتھارٹی رجسٹرڈ ڈیلر کی موجودگی کی ضرورت کے بغیر یا اس کی طرف سے کوئی ثبوت پیش کیے بغیر مطمئن ہے کہ کسی بھی مدت کے سلسلے میں پیش کردہ ریٹرن درست اور مکمل ہیں، تو وہ اس طرح کے ریٹرن سیکشن کی بنیاد پر ڈیلر سے واجب الادا ٹیکس کی رقم کا اندازہ کرے گا۔

(2) اگر اسسنگ اتھارٹی کسی رجسٹرڈ ڈیلر کی موجودگی کی ضرورت کے بغیر مطمئن نہیں ہے جس نے ریٹرن پیش کیا ہو یا ثبوت پیش کیا ہو کہ کسی مدت کے سلسلے میں پیش کردہ ریٹرن درست اور مکمل ہیں، تو

وہ ایسے ڈیلر کو مقررہ انداز میں ایک نوٹس پیش کرے گا جس میں اسے اس میں بیان کردہ تاریخ اور جگہ پر ذاتی طور پر حاضر ہونے یا کوئی ایسا ثبوت پیش کرنے یا پیش کرنے کی ضرورت ہوگی جس پر ایسا ڈیلر اس طرح کے ریٹرن کی حمایت میں بھروسہ کر سکے۔

.....

(4) اگر کوئی رجسٹرڈ ڈیلر جس نے کسی مدت کے سلسلے میں ریٹرن پیش کیے ہیں، ذیلی دفعہ (2) کے تحت جاری کردہ نوٹس کی شرائط کی تعمیل کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو اس سنگ اتھارٹی اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد تین سال کے اندر، ڈیلر سے واجب الادا ٹیکس کی رقم کا اپنے فیصلے کے مطابق بہترین اندازہ لگانے کے لیے آگے بڑھے گی۔

درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ آخری بار مذکور نوٹس کی تاریخ پر سیلز ٹیکس حکام کو کوئی بہترین فیصلہ کرنے کے لیے آگے بڑھنے کا کوئی حق نہیں تھا کیونکہ وہ تین سال جن کے اندر صرف اس طرح کی تشخیص کی جاسکتی تھی اس سے پہلے ختم ہو چکے تھے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ درخواست گزار کی دلیل اچھی طرح سے مبنی ہے۔ مدعا علیہ کے ماہر وکیل، تشخیص کرنے والے اتھارٹی نے بھی صاف طور پر تسلیم کیا کہ اسے اس کے برعکس مقابلہ کرنا مشکل معلوم ہوا۔

دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (4) ایک ایسے ڈیلر کے معاملے سے متعلق ہے جس نے ایک مدت کے سلسلے میں ریٹرن پیش کیے ہیں اور اس کے بعد اسے ریٹرن کی حمایت کے لیے ثبوت پیش کرنے کو کہا گیا ہے لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ ایسی صورت میں تشخیص کرنے والا اتھارٹی ایک تشخیص کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتا ہے جو ریٹرن سے قطع نظر اس کے بہترین فیصلے کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ اس شق کی وجہ یہ ہے کہ ریٹرن کی درستگی پر تشخیص کرنے والے اتھارٹی کی طرف سے شک کیے جانے کی وجہ سے ڈیلر نے ان شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے اسے دیے گئے موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ذیلی دفعہ تاہم یہ فراہم کرتی ہے کہ اس میں مذکور تین سالوں کے اندر اختیار کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بالکل واضح طور پر، ان تین سالوں کے بعد طاقت کا استعمال نہیں کیا جاسکتا، گزر چکے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ تین سالوں کا حساب کیسے لگایا جائے؟ ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ "اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد تین سال کے اندر"۔ لہذا تین سالوں کو مذکور مدت کی میعاد ختم ہونے سے شمار کرنا

ہوگا۔ پھر وہ دور کیا ہے؟ یہ الفاظ "اس طرح کا دور" ہیں۔ لہذا مذکور مدت وہ مدت ہے جس کا ذیلی دفعہ میں پہلے ذکر کیا گیا ہے، اور یہ وہ مدت ہے جس کے سلسلے میں ڈیلر کی طرف سے ریٹرن پیش کیے گئے تھے۔ یہ دفعہ 11 کے ذیلی سیکشن (1) سے بھی واضح کیا گیا ہے۔ یہ اس معاملے سے متعلق ہے جہاں واپسی قبول کی جاتی ہے۔ ذیلی سیکشن (1) اور (4) دونوں ایک ہی مدت کے ریٹرن سے متعلق ہیں۔ اب دفعہ 10 (3) میں کہا گیا ہے کہ ہر رجسٹرڈ ڈیلر اس طرح کی تاریخوں تک اور اس طرح کے اختیار کو جو مقرر کیا جائے، اس طرح کے ریٹرن کے لیے بھوکا رہے گا۔ "مقرر کردہ کا مطلب ہے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ۔ ان قوانین کے قاعدہ 20 کے تحت، درخواست گزار جیسے رجسٹرڈ ڈیلر کو سہ ماہی ریٹرن جمع کرانا پڑتا تھا۔ قواعد "واپسی کی مدت" کی وضاحت "اس مدت کے طور پر کرتے ہیں جس کے لیے واپسی ڈیلر کے ذریعے پیش کرنے کے لیے مقرر کی جاتی ہے"۔ لہذا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (4) "ایک مدت کے سلسلے میں ریٹرن" کی بات کرتی ہے، جو درخواست گزار کے معاملے میں ان حلقوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جن کے سلسلے میں اس نے ریٹرن جمع کروائے تھے۔ اس کے بعد ہم اس بات پر پہنچتے ہیں کہ وہ تین سال جن کے اندر اتھارٹی بہترین فیصلے کی تشخیص کرنے کے لیے آگے بڑھ سکتی تھی، ہر سہ ماہی کے آخر سے شمار کیا جانا تھا جس کے سلسلے میں ریٹرن داخل کیے گئے تھے۔

اب آخری سہ ماہی جس کے سلسلے میں درخواست گزار نے اپنا ریٹرن داخل کیا 31 مارچ 1956 کو ختم ہوا۔ اس لیے تشخیص کرنے والی اتھارٹی 31 مارچ 1959 کے بعد اس سہ ماہی کے سلسلے میں بہترین فیصلے کی تشخیص کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھ سکی۔ پچھلی سہ ماہیوں کے معاملے میں، یقیناً، تین سال اس تاریخ سے پہلے ہی ختم ہو چکے تھے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ تشخیص کرنے والے افسر نے کسی بھی نوٹس کی تاریخ پر درخواست گزار پر کوئی تشخیص کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھا تھا۔ اس لیے موجودہ معاملے میں 18 اگست 1959 کو دیے گئے نوٹس، کہ مالی سال 1955 اور 1956 کی تشکیل کرنے والی سہ ماہیوں کے سلسلے میں بہترین فیصلے کے جائزے کیے جائیں گے، جن میں سے آخری کی میعاد 31 مارچ 1956 کو ختم ہوئی تھی، بے سود تھے۔ 31 مارچ 1959 کے بعد ان میں سے کسی بھی سہ ماہی کے سلسلے میں ایسی کوئی تشخیص نہیں کی جاسکی۔ اس لیے درخواست کی منظوری دی جانی چاہیے۔ ایک رٹ مدعا علیہ کو مالی سال 1955 اور 1956 کی کسی بھی سہ ماہی کے لیے سیلز ٹیکس کے لیے درخواست گزار پر کوئی بہترین فیصلہ کرنے سے روک دے گی۔ درخواست گزار کو اس درخواست کی لاگت ملے گی۔

درخواست منظور کی جاتی ہے۔